Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۲۹
روزنامہ
الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH
بروز بدھ
جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۹۳ھ، ۲۵ ماہ وفا ۱۳۵۲ھش، ۲۵ جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۶۸

لنڈن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی اہم دینی مصروفیات

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب ایم اے نے جنہیں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس سفر میں حضور کے ہمراہ جانے کا شرف حاصل ہوا ہے اپنے مکتوب محررہ ۱۶ر جولائی ۱۹۷۳ء میں مطلع فرمایا ہے کہ :-

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۵ر جولائی کی صبح گیارہ بجے کے قریب اپنے دانتوں کا معائنہ کروانے کے لئے ڈاکٹر ولی شاہ صاحب کے کلینک میں تشریف لے گئے، اسی روز پونے ایک بجے حضور نے محمود ہال میں تشریف لے جا کر کم و بیش دو صد احباب جماعت کو ملاقات اور مصافحہ کا شرف بخشا۔ اثنائے گفتگو حضور نے ورزش کے طور پر سائیکل چلانے کی تحریک کا ذکر فرمایا۔ نیز حضور نے اشاعت لٹریچر کے جدید انتظام سے بھی احباب کو آگاہ فرمایا۔ اسی روز اڑھائی بجے مسجد فضل لنڈن میں حضور نے احمدی خواتین کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ رات کو حضور قریباً سوا گھنٹہ تک احباب جماعت کے درمیان رونق افروز رہے اور مختلف اہم موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازے اور بخیریت واپس لائے۔ آمین

اجتماع انصار اللہ صوبہ سرحد کا التواء

مجالس انصار اللہ صوبہ سرحد کا سالانہ تربیتی اجتماع جو ۲۸ر، ۲۹ر جولائی ۱۹۷۳ء کو کوہاٹ میں منعقد ہونا قرار پایا تھا فی الحال ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اجتماع کی نئی تاریخوں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ احباب مطلع رہیں۔
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا:-
"تحریک جدید کے چندہ کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دَور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے۔ دَور تو تمہیں اسلئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو۔ اب مَیں نے اس چندہ کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے"۔

پس تمام افرادِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیں اور غلبۂ اسلام کے جو وعدے اسکے ساتھ وابستہ ہیں ان کو پیدا کرکے فلاح دارین کے وارث بنیں۔
اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔
(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے

اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر ادا کیا جائے تو تنویر قلب ہو جاتی ہے!

"میرا تو یہ مذہب ہے کہ اگر دس دن بھی نماز کو سنوار کر پڑھیں تو تنویر قلب ہو جاتی ہے۔ مگر یہاں تو پچاس پچاس برس تک نماز پڑھنے والے دیکھے گئے ہیں کہ بدستور رُو بدُنیا اور سفلی زندگی میں نگونسار ہیں اور انہیں نہیں معلوم کہ وہ نمازوں میں کیا پڑھتے ہیں اور استغفار کیا چیز ہے۔ اسکے معنوں پر بھی انہیں اطلاع نہیں ہے۔ طبیعتیں دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جو عادت پسند ہوتی ہیں۔ .. زیادہ تر اس زمانہ میں لوگوں کا یہی حال ہو رہا ہے کہ عادت اور رسم کے پابند ہیں اور حقیقت سے واقف و آشنا نہیں ہیں۔ بعض لوگ دل میں یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ بدعت ہے کہ نماز کے پیچھے دُعا نہیں مانگتے بلکہ نمازوں میں دُعائیں کرتے ہیں یہ بدعت نہیں ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ادعیہ عربی میں سکھائی تھیں جو اُن لوگوں کی اپنی مادری زبان تھی، اِسی لئے اُنکی ترقیات جلدی ہوئیں، لیکن جب دوسرے ممالک میں اسلام پھیلا تو وہ ترقی نہ رہی۔ اسکی یہی وجہ تھی کہ اعمال رسم و عادت کے طور پر رہ گئے۔ ان کے نیچے جو حقیقت اور مغز تھا وہ نکل گیا۔ .... یاد رکھو رسم اور چیز ہے اور صلوٰۃ اور چیز۔ صلوٰۃ ایسی چیز ہے کہ اِس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے قرب کا کوئی ذریعہ نہیں۔ یہ قرب کی کُنجی ہے۔ اِسی سے کشوف ہوتے ہیں۔ اسی سے الہامات اور مکالمات ہوتے ہیں۔ یہ دُعاؤں کے قبول ہونے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن اگر کوئی اس کو اچھی طرح سمجھ کر ادا نہیں کرتا تو وُہ رسم اور عادت کا پابند ہے اور اس سے پیار کرتا ہے .... ہمارا تو سب سے بڑھ کر دُعاؤں کی قبولیت پر ایمان ہے۔ خدا تعالیٰ نے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ فرمایا ہے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ نے نماز کے بعد دُعا کرنا فرض نہیں ٹھہرایا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی التزامی طور پر مسنون نہیں ہے۔ آپؐ سے التزام ثابت نہیں۔ اگر التزام ہوتا اور پھر کوئی ترک کرتا تو یہ معصیت ہوتی۔ تقاضائے وقت پر آپؐ نے خارج نماز میں بھی دُعا کر لی۔ اور ہمارا تو یہ ایمان ہے کہ آپؐ کا سارا ہی وقت دُعاؤں میں گذرتا تھا لیکن نماز خاص خزینہ دعاؤں کا ہے جو مومن کو دیا گیا ہے۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۴۶، ۱۴۷)

پبلشر:- مسعود احمد - پرنٹر:- سید عبدالحی - مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ ماہ وفا ۱۳۵۲ھش

لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ

انبیاء علیہم السلام کی تاریخ تمام تر اِس امر پر شاہد ناطق ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے ساتھی تعداد میں تھوڑے، بے زر اور بے زور ہونے کے باوجود بالآخر غالب آکر رہتے ہیں اور ان کے مخالفین تعداد، مال و دولت اور قوت و طاقت میں بے انتہاء زیادہ ہونے کے باوجود انجام کار ناکام و نامراد اور مغلوب ہوئے بغیر نہیں رہتے۔

ہرچند کہ ہر مامور من اللہ کے زمانہ میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے اس کے باوجود جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی نیا مامور دنیا میں آیا تاریکی کے فرزند اُس کی مخالفت پر کمربستہ ہونے سے باز نہ آئے۔ وہ ایک ناکامی کے بعد دوسری ناکامی کا مُنہ دیکھتے چلے گئے پھر بھی مخالفت میں آگے ہی آگے قدم بڑھاتے رہے۔ بعض ماموریں کے زمانہ میں مخالفت کا یہ سلسلہ صدیوں تک چلتا چلا گیا اِس کے باوجود کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ کا وعدہ پورا ہو کر رہا۔ حق غالب آیا اور اِس شان سے غالب آیا کہ باطل یکسر معدوم ہو کر رہ گیا۔

اِس کی واضح مثال ہمیں حضرت عیسٰی علیہ السلام کے مخالفوں کی ظالمانہ جد و جہد میں ملتی ہے۔ یورپ میں مسیح علیہ السلام کے پیرو دس بیس یا ستر اسّی سال ہی نہیں مسلسل تین سو سال تک مخالفین کے مظالم کا تختۂ مشق بنے رہے۔ اِن تین صدیوں میں عیسائیوں کی کمزور سی اقلیت کے پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔ وہ ہنسی خوشی ہر دُکھ، ہر مصیبت اور ہر ابتلاء کو برداشت کرتے چلے گئے۔ آخر خدائی فیصلہ نافذ ہونے کی گھڑی آپہنچی۔ شہنشاہ قسطنطین کے عیسائی ہونے کی دیر تھی کہ لوگ دھڑا دھڑ عیسائی ہونا شروع ہو گئے۔ پھر تو عیسائیت کو وہ غلبہ حاصل ہوا کہ اہلِ یورپ کے قدیم معتقدات کا سرے سے کوئی وجود ہی باقی نہ رہا۔ دراصل مخالفت جتنا طول پکڑتی ہے اور حق جتنی زیادہ تاخیر سے غالب آتا ہے باطل کا اتنا ہی زیادہ کلّی استیصال ظہور میں آتا ہے حتّٰی کہ اس کا اور اسکے زیرِ اثر پروان چڑھنے والی تہذیب کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اس کے بعد عیسائیت کو وہ غلبہ حاصل ہوا کہ اس کے بگڑنے اور اصل ہیئت مسخ ہونے کے باوجود مسلسل ڈیڑھ ہزار سال تک وہ یورپ میں چھائی رہی۔ اور اہلِ یورپ ابتدائی عیسائیوں پر مظالم ڈھانے والے اپنے آباؤ اجداد پر نفریں بھیجتے رہے۔

حق بالآخر اِس لئے غالب آکر رہتا ہے کہ اُس کے ماننے والے اور قبول کرنے والوں کو خدائی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَیَوْمَ یَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ۝ (المومن آیت ۵۲) ہم اپنے رسولوں کی اور ان پر ایمان لانے والوں کی اِس دنیا میں ضرور مدد کرتے ہیں اور اس دن بھی ہم اُن کی ضرور مدد کریں گے جبکہ گواہ کھڑے کئے جائیں گے۔

اِس کے بالمقابل خدا تعالیٰ حق کے مخالفوں کو ناکام کرنے کا فیصلہ کر دیتا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل مبعوث ہونے والے نبیوں کے مخالفوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَحِیْلَ بَیْنَهُمْ وَبَیْنَ مَا یَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ بِاَشْیَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِیْ شَكٍّ مُّرِیْبٍ ۝ (سبا آیت ۵۵)

اور ان کے اور ان کی خواہشات کے درمیان روکیں ڈال دی گئیں اُسی طرح جس طرح ان کے ہم جنس لوگوں سے پہلے کیا گیا تھا وہ بھی ایک ایسے شک میں مبتلا تھے جو بے چینی پیدا کر دینے والا تھا اور یہ بھی مبتلا ہیں۔

انبیاء کے مخالفین کی یہ دلی خواہش ہوتی ہے کہ وہ حق اور اہلِ حق کو نیست و نابود کر دیں وہ اِس خواہش کو پورا کرنے میں اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے ہر حیلہ آزماتے اور ہر مکر بروئے کار لاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کی اِس خواہش کو پورا نہیں ہونے دیتا وہ ان کے اور ان کی خواہش کے درمیان روکیں ڈالتا چلا جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی کثرتِ تعداد اور مال و دولت اور دیگر وسائل کی بہتات کے باوجود اپنے مقصد میں ناکام و نامراد ہی رہتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے وہ اس کے برخلاف چل رہے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ حق کو غالب کرنا چاہتا ہے وہ حق کو مٹانے کے درپے ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دنیا سے شر، فساد اور ظلم کو مٹانا چاہتا ہے وہ شر اور فساد پھیلانے اور ظلم کا بازار گرم کرنے سے باز نہیں آتے۔ ان کی ہر حرکت و سکون اُس کے برخلاف ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کا منشاء اور فیصلہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ کامیاب کیسے ہو سکتے ہیں۔ ان کے لئے ناکامی و نامرادی ہی مقدر ہوتی ہے اور وہ انہیں مل کر رہتی ہے ناکامی بھی ایسی کہ ان کی شرارتوں، ان کی ایذاء رسانیوں، اُن کے مظالم اور زیادتیوں اور خود اُن کا صفایا ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہوتا وہی ہے جو خدا چاہتا ہے یعنی حق اور اہلِ حق کا گروہ غالب آکر رہتا ہے اور اس لئے غالب آکر رہتا ہے کہ:-

لَاغَالِبَ اِلَّا اللّٰہُ

یہی وُہ حقیقت ہے جس کی طرف مامور زمانہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے زمانہ کے لوگوں کو بار بار توجہ دلائی اور اسی ضمن میں فرمایا:-

راگ وہ گاتے ہیں جس کو آسماں گاتا نہیں
وہ ارادے ہیں کہ جو ہیں برخلافِ شہریار

"ما مُسلمانیم از فضلِ خُدا مصطفیٰؐ ما را امام و پیشوا"

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مذکورہ بالا فارسی کلام کی منظوم تشریح:-

ہم مسلماں ہیں بفضلِ کبریا — مصطفیٰؐ اپنا امام و پیشوا
یہ فقط دعویٰ نہیں اے ہمدمو — ساتھ ہے اسکے دلِ صدق و صفا
کون ہے دیں کیلئے سینہ سپر — آزما لو تُم نے کی ہے بارہا؟
کس نے یورپ کو دیا پیغامِ حق — گھر بنایا کس نے وال اللہ کا؟
کس نے تھاما ہے علَم اسلام کا — کس نے اس کا بول بالا کر دیا؟
کس نے دُنیا کے سیاہ خانوں میں آج — نورِ قرآں سے اُجالا کر دیا؟
کس نے پہچانا جری اللہ کو — جسکے حق میں ہے سلامِ مصطفیٰؐ؟
اکتسابِ نورِ حق کے واسطے — آج کس کے در پہ ہیں شاہ و گدا؟

ساتھ دعویٰ کے ہے تصدیقِ عمل
اقتضاء اسلام کا ہے اور کیا؟

شبّیر احمد
تحریک جدید۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا سفر یورپ

حضور کا کراچی میں ورودِ مسعود اور روانگی، پُرمعارف ارشادات

(مکرم یوسف سلیم صاحب۔ انچارج شعبہ زود نویسی)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا کی منشاء کے ماتحت احبابِ جماعت کی دلی دعاؤں کے ساتھ ۱۳/ وفا ۱۳۵۲ ہش ۱۳/ جولائی ۱۹۷۳ء کی صبح عازمِ انگلستان ہوئے۔ ربوہ اور پھر لاہور سے حضور کی روانگی کی روداد الفضل میں چھپ چکی ہے۔ چند باتیں قابل ذکر ہیں۔ حضور جب ربوہ سے براستہ لائل پور شاہ کوٹ روانہ ہوئے تو مطلع ابر آلود تھا۔ راستہ میں شیخوپورہ سے ورے ہلکی ہلکی بارش شروع ہوگئی جو کہیں تھوڑی اور کہیں زیادہ ہوائی مستقر پہنچنے تک جاری رہی جماعت احمدیہ شیخوپورہ اور لاہور کے کئی احباب اپنی کاروں میں حضور کے بابرکت قافلے میں شامل ہوتے چلے گئے بعض قصبات اور دیہات کے احمدی دوستوں نے بھی بلب سڑک حضور کی کار گذرنے پر ہاتھ ہلا ہلا کر حضور سے اپنی محبت و اخلاص کا اظہار کیا۔ لاہور میں حضور تھوڑی دیر کے لئے مکرم محترم کرنل (ریٹائرڈ) خلیفہ تقی الدین خان صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ جہاں جماعت احمدیہ لاہور و شیخوپورہ کے احباب کو حضور نے شرفِ مصافحہ بخشا۔ قریباً نصف گھنٹہ کے بعد حضور جب ہوائی مستقر پہنچے اور شمعِ خلافت کے پروانوں کے جلو میں انتظار گاہ خاص (VIP Room) میں تشریف لے گئے تو ابرِ رحمت بھی اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ جلوہ گر تھا۔ ہوا کے ٹھنڈے ٹھنڈے اور خوشگوار جھونکے فضا میں عجیب پُرکیف سماں پیدا کر رہے تھے اس موقع پر بے اختیار دل سے یہ دعا نکلتی تھی کہ اللہ کی بے شمار رحمتیں اور اس کے فضل ہر قدم پر حضور اور حضور کے قافلہ پر سایہ فگن رہیں۔

بارہ بجنے میں چند منٹ باقی تھے کہ ہوائی جہاز بخیریت کراچی پہنچا۔ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی قیادت میں احباب نے حضور کا والہانہ خیر مقدم کیا۔ اس روز کراچی میں خاصی گرمی تھی۔ کسی کسی وقت تو ہوا بھی رک جاتی تھی اور خاصا حبس ہو جاتا تھا چنانچہ کراچی کے ہوائی مستقر پر حضور انور کی طبیعت پر گرمی کی تکلیف کا بہت اثر تھا۔ حضور مع قافلہ ایک بجے بعد دوپہر مکرم کرنل صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی کوٹھی واقع ہاؤسنگ سوسائٹی تشریف لے گئے۔ اور پھر کھانا کھانے کے فوراً بعد دو بجے جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے احمدیہ ہال تشریف لے گئے۔ حضور نے پونے گھنٹہ کے خطبہ جمعہ میں اپنے سفر کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور احباب سے دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا میں اشاعت قرآن کریم اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اس سفر کو اختیار کر رہا ہوں یوں تو دنیا کے ہر ملک میں لیکن بصورت یورپ میں قرآن مجید کی وسیع سے وسیع تر اشاعت کے لئے ادارہ اور بہت سی تدبیروں کے ایک یہ ہے کہ ربوہ میں قائم ہونے والے پریس پر انحصار نہ کیا جائے بلکہ خود یورپ کے کسی ملک میں ایک اور اعلیٰ قسم کا پریس لگایا جائے چنانچہ اس پریس کے امکانات کا جائزہ لینے اور متوقع اخراجات کا اندازہ لگانے کے لئے میں انگلستان جا رہا ہوں تاکہ خود سارے حالات کا جائزہ لے کر اور احباب سے مشورہ کر کے منصوبہ بنایا جائے اور پھر وہاں کے دوستوں کی مختلف کمیٹیاں بنادی جائیں جو بعد میں اس کام کو خوش اسلوبی سے پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔

حضور نے فرمایا یہ ایک زبردست مہم ہے جس میں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعائیں کریں اور بہت دعائیں کریں کہ جماعت احمدیہ نے محدود وسائل کے باوجود جلد سے جلد قرآن کریم کو اس کے متن اور مختلف زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ دنیا بھر میں ہر ملک کے ہر گھر میں پہنچا دے ہمیں چاہیئے کہ جتنی ہماری طاقت ہے وہ ہم اس راہ میں خرچ کر دیں نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ کیونکہ ہمارا خدا تو قادر و توانا خدا ہے وہ چاہے تو اپنے عاجز بندوں کی حقیر قربانی کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اس کے ہزاروں لاکھوں گنا زیادہ خوشکن نتائج نکال سکتا ہے۔

حضور انور نے خطبہ جمعہ کے شروع میں کراچی کے احباب جماعت کو اس طرف بھی توجہ دلائی کہ جماعت کراچی کی دن بدن بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے احمدیہ ہال تنگ بلکہ ناکافی ثابت ہو چکا ہے ہال سے باہر سڑکوں پر صفیں بچھا کر منزلیں بنا کر نماز پڑھنے سے وہ اجتماعی غرض پوری نہیں ہوتی جو جمعہ کی نماز کی روحِ رواں ہے آپ نے امیر صاحب اور ان کی مجلس عاملہ کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ جلد سے جلد کسی ایسی جگہ کا انتظام کریں جو کافی کھلی ہو اور جہاں سارے احباب سہولت کے ساتھ نماز جمعہ ادا کر سکیں سردست چھت۔ گیلریوں اور کمروں کی چنداں ضرورت نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

کی رو سے ہر ایسی جگہ نماز ہو سکتی ہے جو پاک ہو اور جس کا ماحول پُرسکون ہو البتہ بعد میں آہستہ آہستہ مسجد کی عمارت بھی تعمیر کی جا سکتی ہے۔

مغرب اور عشاء کی نمازیں حضور نے مکرم کرنل صاحب کی رہائش گاہ پر پڑھائیں اور قریباً نصف گھنٹہ تک احباب میں رونق افروز رہے اور مختلف دینی اور عبادتی موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔

اس موقع پر کفر کے فتووں کے ضمن میں اخبارات میں چھپنے والے بعض فتووں کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا امت محمدیہ کئی فرقوں میں بٹی ہوئی ہے ہر فرقے نے دوسرے فرقے کے خلاف کفر کے فتوے لگا رکھے ہیں۔ بلکہ ان کی رو سے بعض فرقے تو احمدیوں کی نسبت زیادہ کافر ٹھہرتے ہیں چنانچہ امت مسلمہ کی اسی زبوں حالی سے متاثر ہو کر ایک پرانے اور نامور صحافی نے اپنے ایک مضمون میں باہمی تکفیر بازی کا تجزیہ کرنے کے بعد یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ ایک سیدھے سادھے مسلمان کے نزدیک جو شخص

لا اله الا الله محمد رسول الله

کہتا ہے وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے سیدنا حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

بلی من اسلم
وجهه لله وهو محسن

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ سے پختہ اور سچا تعلق رکھتا ہے حقوق اللہ ادا کرتا ہے اور خلقِ خدا سے پیار اور ان کے حقوق ادا کرتا ہے فرمایا اسلام کا یہی بنیادی تصور ہے جس پر دینِ متین اسلام کی عمارت استوار ہے جس شخص کے قول اور فعل میں اسلامی عقائد کی یہ بنیادی روح کارفرما ہے اس کے خلاف دنیا کے فتووں کی بھلا حیثیت ہی کیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس وقت لوگوں کی جماعت احمدیہ کی طرف توجہ بڑھ رہی ہے، کثیر التعداد لوگ جماعت کے عقائد کو سمجھنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہر متلاشیٔ حق کو جماعت کے متعلق سمجھانا اور اس کے دل و دماغ کو مطمئن کرانا ہمارا اولین فرض ہے تاہم یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے۔ یہ ایک بڑی مشکل ذمہ داری ہے جسے ہر جو بندہ حق کو قبول کرنا پڑتا ہے کیونکہ عقیدہ کی تبدیلی کوئی کھیل نہیں ہے۔ یہ انسان کو صرف اسی صورت میں فائدہ دے سکتی ہے جب اسے پورا انشراح ہو۔ عقیدہ کا تعلق دل سے ہے۔ دلوں کا حال خدا ہی جانتا ہے اس سے کوئی شخص کوئی چیز چھپا نہیں سکتا اس لئے ایک ایسے فعل کا کیا فائدہ ہے جس کا احمدی ہو کر یا اسلام لا کر ثواب مترتب نہ ہو اس کے بعد حضور نے ازراہِ شفقت حاضرین کو شرفِ مصافحہ بخشا۔

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے اسی رات کراچی سے روانگی تھی ہوائی جہاز کے آنے کا مقررہ وقت رات ایک بجے تھا مگر اس کے پہنچنے میں کچھ تاخیر ہوتی چلی گئی تاہم حضور انور مع قافلہ ایک بجے ہوائی مستقر پر تشریف لے گئے۔ جہاں مقامی دوستوں کے علاوہ حیدرآباد

(باقی صفحہ [illegible] پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور ایک پاک جماعت کا قیام

(مکرم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم مردان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اسلام کی زندگی اور تازگی اور اس بات کا ثبوت ہے کہ خدا تعالیٰ نے دین اسلام کی حفاظت کا جو وعدہ اور قرآن مجید کی لفظی اور معنوی حفاظت کی جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ پوری ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد وہی ہے جو جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت ہے۔ احمدیت اسلام کے اندر ایک ایسی تحریک ہے جو اسلام کو اسکی حقیقی اور اصل شکل میں پیش کرتی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دین نہ تو اسلام کے علاوہ کوئی دین ہے اور نہ ہی آپ نے جدید شریعت لانے والے نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گذران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغییر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں اور کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔"

(ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۱۳۷، ۱۳۸)

نیز فرماتے ہیں :-

"ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہیں اور کلمہ لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں اور خدا کی کتاب قرآن اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہیں اور فرشتوں اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہیں۔ اور اہل قبلہ ہیں اور جو کچھ خدا اور رسول نے حرام کیا اس کو حرام سمجھتے ہیں اور جو کچھ حلال کیا اس کو حلال قرار دیتے ہیں اور نہ ہم شریعت میں کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہیں اور ایک ذرہ کی کمی بیشی نہیں کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمیں پہنچا اس کو قبول کرتے ہیں گو ہم اسکو سمجھیں یا اسکے بھید کو سمجھ نہ سکیں اور اس کی حقیقت تک پہنچ نہ سکیں اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہیں"

(نور الحق جزء اول صفحہ ۵)

خدا تعالیٰ نے نوع انسان کے لئے اپنا آخری اور مکمل پیغام شریعت اسلامیہ کی شکل میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ نازل فرما دیا اور اپنی نعمت مکمل کر دی اب نوع انسان کے لئے کوئی نیا پیغام نہیں آئے گا مگر سوال یہ ہے کہ جہاں تک خدا کے فضل کا تعلق ہے اس نے تو نعمت مکمل کر دی مگر دوسری طرف اس شریعت کے سانچے میں اپنی زندگیاں ڈھالنے والے بندوں کیلئے کوئی ضمانت نہ تھی کہ وہ صحیح راستہ کو نہ چھوڑیں گے اور اس تعلیم کو نہ بھولیں گے بلکہ جیسا کہ قانون قدرت ہے واقعات و حالات اس امر کی تصدیق کر رہے ہیں اور مشاہدہ بھی اس امر پہ گواہ ہے کہ مسلمان آہستہ آہستہ اسلام کی حقیقت اور مغز سے دور ہٹتے چلے گئے مغز کو چھوڑ کر قشر کو ہی سب کچھ سمجھنے لگے شریعت اسلامیہ کی حقیقت سے یہ بُعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے بعد کی نسبت سے بڑھتا چلا گیا جس کی یہ پیشخبری نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں فرمائی تھی

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَفْشُوا الْکَذِبُ

یعنی سب سے اچھی صدی میری صدی ہے مجھ سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو دوسری صدی میں ہوں گے اور ان سے اتر کر وہ لوگ ہوں گے جو تیسری صدی میں ہوں گے پھر دنیا سے سچائی مٹ جائے گی اور ظلم و تشدد اور اختلافات کا دور دورہ ہو گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :-

لَا یَبْقٰی مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُہٗ وَلَا یَبْقٰی مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُہٗ۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم)

یعنی اسلام کا صرف نام باقی رہ جائیگا اور قرآن کی صرف تحریر رہ جائے گی۔

اسلام کا مغز کہیں بھی نظر نہ آئیگا اور قرآن کے معانی کسی پر روشن نہ ہونگے یہ اور اسی طرح کی اور بہت سی پیشگوئیاں ہیں جس میں ہادی برحق صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر یہ پیشخبری کر دی تھی کہ ایمان ثریا پر چلا جائے گا اور ایک فارسی الاصل اسے دوبارہ زمین پر لائے گا۔

چنانچہ یہ پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور مسلمان دین کی حقیقت سے آہستہ آہستہ دور ہٹتے چلے گئے اب وہ جذبہ نہ رہا وہ شوکت اور وہ دینی حمیت نہ رہی اعمال میں اور عقائد میں وہ پاکیزگی نہ رہی اور وہ طہارت قلوب اور اخلاص سے محروم ہوتے چلے گئے۔

اسلام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے خدا کا دین تھا اور اس کے سچے پیروکاروں کی صفات اور علامات یہ بتائی گئی تھیں کہ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔ یعنی کتاب اور حکمت کی تعلیم ان کا مطمح نظر اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ان کا طرۂ امتیاز ہے مگر مسلمان اس تعلیم کو بھول کر دنیا میں مگن ہو گئے۔

دین کے دو ہی پہلو ہیں ایک حقوق اللہ کی ادائیگی اور دوسرے حقوق العباد کی نگہداشت۔ آئیں ہم حقوق اللہ پر غور کریں کہ اس کی بنیادی اینٹ یعنی توحید باری تعالیٰ کے متعلق مسلمان کیا سمجھتے ہیں اور آیا فی الواقع قرآن مجید نے اسی توحید کی تعلیم دی تھی جو آج عام مسلمانوں میں رائج ہے اور توحید کا وہ پاکیزہ اور اعلیٰ تصور جو اسلام نے پیش کیا تھا کیا واقعۃً آج مسلمان اس پر قائم ہیں۔

توحید باری تعالیٰ روحانیت کا مرکزی نقطہ ہے اور اس پر صحیح ایمان کے بغیر دین بے حقیقت رہ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ایسی ضرورت کے وقت تھی زمانہ اپنی حالت اور کیفیت کے لحاظ سے اس بات کا شدت سے محتاج تھا کہ ایک مسیح اور مہدی آئے جو خاص طور پر حضور سے علم پا کر ان تمام مفاسد کو دور کرے جو حقیقتاً وحدانیت باری تعالیٰ کو نہ سمجھنے اور اس پر عمل پیرا نہ ہونے کی وجہ سے پھیل گئے تھے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کا قدیمی

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ کے مجربات شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ حیات مارکیٹ گول بازار ربوہ سے بھی مل سکتے ہیں۔ احباب کی سہولت کی خاطر شفاخانہ کی شاخ ربوہ میں بھی کھول دی گئی ہے

سیالکوٹ کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ۔ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ربوہ کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ حیات مارکیٹ گولبازار ربوہ

PILES بواسیر خونی و بادی

جناب خورشید احمد صاحب ریٹائرڈ عبد رشید سائیکل ورکس نمبر روڈ راولپنڈی لکھتے ہیں: "مجھے پرانی بواسیر تھی بہت سے ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج کروایا مگر بے سود۔ پائلز کیور استعمال کی تو خدا تعالیٰ کے فضل سے شفا ہو گئی"۔ قیمت مکمل کورس -/۷ روپے ڈاک خرچ ۱/۷۰

کیور ریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لالوکھیت کراچی ۔ تقسیم کنندگان ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۹۰

سرگودھا اور سیالکوٹ

کے درمیان

سبک رفتار وقت کی پابند اور قابل اعتماد

کراؤن بس سروس کا بسوں پر

سفر کریں (مینجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کریں (مینجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

ضرورت ہے

مجھے ایک کوالیفائیڈ کمپونڈر کی ضرورت ہے۔ ضرورتمند اصحاب اس پتہ پر ملیں۔

ڈاکٹر کیپٹن پیرزادہ گل حسن ایم بی بی ایس

محلہ دارالعلوم۔ ربوہ

نزد ڈگری۔ کالج

۶½ فیصد قرضہ ۸۳-۱۹۸۲ء

میں اپنا سرمایہ لگائیے

تاریخ ادائیگی : ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء تا ۲۸ جولائی ۱۹۸۳ء مساوی قیمت پر قابل ادائیگی

قیمت اجرا : مساوی رقم پر یعنی ہر سو روپے کیلئے اجرائی بحساب سو روپیہ

منافع : ۶½ فیصد سالانہ جو ہر ششماہی پر ۲۸ جنوری اور ۲۸ جولائی کو ادا کیا جائے گا۔

وصولی رقم : بذریعہ نقد رقم/چیک یا سیکورٹیز برائے ۴ فیصد قرضہ ۸۳-۱۹۸۲ء

قرضے کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر ۱۰۰ روپیہ یا اس رقم کے لئے جو ۱۰۰ روپیہ پر مساوی تقسیم ہو سکے۔ مندرجہ ذیل مقامات پر وصول کی جائیں گی۔

۱۔ اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔ کراچی، لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، پشاور، لائل پور، کوئٹہ، حیدرآباد

۲۔ جہاں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں نیشنل بینک آف پاکستان کی ان شاخوں پر جو سرکاری خزانے کا کاروبار کرتی ہوں۔

۳۔ جن مقامات پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان یا نیشنل بینک آف پاکستان کے دفاتر نہ ہوں وہاں سرکاری خزانوں میں۔

یہ قرضہ ۲۸ جولائی ۱۹۸۲ء کو صرف ایک دن کیلئے جاری ہو گا

جاری کردہ حکومت پاکستان وزارت مالیات۔ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ۔ فنانس ڈویژن

اکسیر معدہ

ہر گھر کی لازمی ضرورت

خورشید یونانی دواخانہ ربوہ کی تیار کردہ

ہاضمہ کی بہترین پھکی

پیٹ درد۔ نفخ اور اسہال کے لئے

بہت مفید ہے مختلف پیکنگ میں دستیاب ہے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

فون نمبر ۵۳۸

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں سالانہ قیمت -/۲۰ روپے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق

روزنامہ

الفضل ربوہ

مینجر سے خط و کتابت کیا کریں۔

زدجام عشق

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ترتیب دیا ہوا نسخہ قیمت ساٹھ گولی ۵۰/۲ روپے

اعصاب اور پٹھوں کی طاقت کے لئے لاجواب ہے نیز مردانہ طاقت میں بے مثال ہے تیار کردہ: **دواخانہ خدمت خلق ربوہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر یورپ

(بقیہ ص۳)

اور میرپور خاص سے بھی احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور حضور کے اس سفر کے ہر لحاظ سے خیر و برکت سے معمور ہونے کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ حضور انتظار گاہ خاص میں تشریف فرما ہوئے جس میں چیدہ چیدہ احباب کو بھی اندر جانے کی اجازت تھی باقی دوست چھت پر سے جہاز کی روانگی کے منتظر رہے اس موقع پر اثنائے گفتگو فرمایا ہر بیماری میں انسان کے اپنے احساس کا بھی بڑا عمل دخل ہے بچپن میں انسان بسا اوقات ننگے پاؤں دوڑتا پھرتا ہے مگر اسے گرمی کی تکلیف کا احساس تک نہیں ہوتا لیکن انسان کی بڑی عمر میں جب گوناگوں مصروفیات دامنگیر ہوتی ہیں اور قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں تو عموماً تھوڑی سی گرمی بھی ناقابل برداشت بن جاتی ہے۔ فرمایا گو انگریزوں کی عادات خیالات اور ذہنیت پہلے سے بہت بدل چکی ہے لیکن اب بھی ان کی دیانت اور اہلیت ماننی پڑتی ہے تاہم ایک مسلمان کا معیار دیانت و اہلیت اُن سے بہت بلند ہونا چاہیئے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ ہمارے ہاں مایوسی اور محرومی کا احساس روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا ہر آدمی خود جواب دہ ہے۔ اسلام نے زندگی کے ہر شعبہ بلکہ زندگی کے ہر مرحلہ پر ایسے رہنما اصول بیان کر دیئے ہیں جن پر عمل کرنے سے مایوسی اور محرومی کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا اب اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے یا نہ کرنے کا ہر انسان خود ذمہ دار ہے۔ فرمایا احساس مایوسی اور محرومی کا ایک اور پہلو بھی ہے جو ہمارے اور ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں میں مابہ الامتیاز بھی ہے۔ ہم الٰہی بشارتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کو پورا ہوتے دیکھتے ہیں مگر وہ اس سے تہی دست اور محروم ہیں ہم ہر مشکل مرحلے پر خدا کے وعدوں پر یقین رکھتے اور اس کی راہ میں ہر قربانی دیتے ہوئے بفضلہ تعالیٰ ثابت قدمی دکھاتے ہیں مگر وہ اس حقیقت سے ناآشنا اور ناامیدی کا شکار ہیں نہ کوئی منزل ان کے سامنے ہے اور نہ کوئی نشان منزل انہیں دکھائی دیتا ہے۔

فرمایا مومن پر جب کبھی مشکل وقت آتا ہے وہ خدا کی راہ میں اور بھی زیادہ ایثار دکھاتا ہے اسے قربانیوں کے دھندلکے میں روشنی نظر آجاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں ایک شعب ابی طالب کے واقعہ ہی کو لے لیجئے انسانیت کے محسن اعظم اور آپؐ کے صحابہ کرام متواتر تین سال تک محصور رہے۔ سخت ابتلاء اور امتحان کا وقت تھا۔ ایسے وقت میں آپؐ کو صرف خدا اور اس کے وعدوں کے پورا ہونے پر یقین تھا۔ خدائے قادر و توانا کا انہیں سہارا تھا۔ جو روشنی کی کرن بن کر ان کے دلوں کو جگمگا رہا تھا۔ پس اگر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی حقیقی معرفت اور اس سے پختہ تعلق پیدا کر لیا جائے اور اپنے دل میں بنی نوع انسان کے ساتھ سچے اور ہمدردانہ جذبات پیدا کر لئے جائیں تو معاشرہ میں نہ مایوسی پیدا ہوتی ہے اور نہ محرومی کا احساس جنم لیتا ہے۔

ابھی گفتگو کا یہ دلچسپ اور روح پرور سلسلہ جاری تھا کہ ہوائی جہاز پر سوار ہونے کا اعلان ہوا۔ حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر فدائیان احمدیت کی درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کے ساتھ گرمی کی وجہ سے بیمار دن بھر کے تھکے ہوئے مگر پیکر عزم و ہمت حضرت امام ہمام ایدہ اللہ الودود رخصت ہوئے۔ ہماری سب کی یہ دعا ہے

ہر گام ہمراہ رہے نصرت باری
ہر لحظہ و ہر آن خدا حافظ و ناصر

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی تحریک۔

"رسالہ الفرقان بہت عمدہ اور قابل قدر رسالہ ہے اور اس قابل ہے کہ اس کی اشاعت زیادہ سے زیادہ وسیع ہو کیونکہ اس میں تحقیقی اور علمی مضامین چھپتے ہیں اور قرآن کے محاسن پر عمدہ طریق پر بحث کی جاتی ہے پس مخیر اور مستطیع احباب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کرانا چاہیئے۔"

سالانہ چندہ -/۸ روپے (مینیجر)

ولادت

مکرم بشارت احمد صاحب جمیل لیکچرار LEHMAN COLLEGE نیویارک کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ۸ جون ۱۹۷۳ء بروز سوموار کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف ملتان کا نواسہ اور مکرم [illegible] صاحب جمیل مرحوم کا پوتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین (ملک کریم احمد ظفر نیویارک امریکہ)

مکرم عبدالرحمن جنید ہاشمی صاحب وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم عبدالرحمن جنید ہاشمی صاحب بی اے سابق سپرنٹنڈنٹ دفتر تعلیم الاسلام کالج ربوہ و نائب ناظر بیت المال ۲۲ جولائی کی صبح کو کوئٹہ میں ۶۲ سال کی عمر میں حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے اچانک وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

کل مورخہ ۲۳ جولائی کی شام کو بذریعہ چناب ایکسپریس مرحوم کا جنازہ ربوہ پہنچا بعد نماز مغرب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

مکرم جنید ہاشمی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بزرگ صحابی اور جماعت کے معروف صحافی اور شاعر حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ کے بڑے صاحبزادے تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلسلہ احمدیہ کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی پہلے پہلے تک دفتر تعلیم الاسلام کالج کے سپرنٹنڈنٹ کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔ پھر کچھ عرصہ نائب ناظر بیت المال بھی رہے۔ دو سال قبل آپ صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے تھے ربوہ میں ہی مستقل رہائش تھی لیکن وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنے بچوں کے ہمراہ کوئٹہ تشریف لے گئے تھے۔ جہاں مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے۔

تین لڑکیاں اور دو لڑکے آپ کی یادگار ہیں۔ جن میں سے ایک لڑکی شادی شدہ ہے مرحوم بلند علمی ذوق رکھتے تھے۔ اور اپنی صلاحیتوں کو ہمیشہ سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف رکھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور آپ کے بچوں کا جن کی والدہ کا سایہ پہلے ہی سر سے اٹھ چکا ہے، خود حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کے ساتھ یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

توسیع اشاعت روزنامہ الفضل کیلئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کو توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں علاوہ بعض دیگر مقامات کے مندرجہ ذیل مقامات پر خصوصیت سے بھجوایا جا رہا ہے۔

ملتان	مظفر گڑھ	علی پور گھلواں	اوچ شریف
احمد پور شرقیہ	خان پور	رحیم یار خان	شکار پور
جیکب آباد	کوئٹہ	سکھر	روہڑی
خیرپور میرس	محراب پور	کنڈیارو	کرونڈی
باندھی		نواب شاہ	شہداد پور
حیدر آباد	بدین	ٹنڈو غلام علی	بشیر آباد
میرپور خاص	ڈگری	ڈکوٹ	نفل بھمبرو
محمد آباد	نبی سر روڈ	کنری	لاہور

مکرم خواجہ صاحب موصوف توسیع اشاعت الفضل کے فریضہ کی انجام دہی کے علاوہ بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کے فرائض بھی ادا کریں گے متعلقہ جماعتوں کے امراء کرام اور صدر صاحبان نیز دیگر عہدیداران اور مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ نمائندہ الفضل سے پورا پورا تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے پوتے صبغۃ اللہ کو گھٹنے میں چوٹ آگئی ہے جس کی وجہ سے شدید درد ہے۔ احباب سے التجا ہے کہ اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(عباداللہ گیانی۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲